ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

جان شیکسپئر کی نصابی خدمات

CURRICULUM SERVICES OF JOHN SHAKESPEARE

Farida Shahzadi
PhD Scholar, Department of Urdu Language and Literature
University of Sargodha

فریدہ شہزادی
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو زبان وادب، یونیورسٹی آف سرگودھا

Dr. Ghulam Abbas Gondal
Professor, Department of Urdu Language and Literature, University of Sargodha

ڈاکٹر غلام عباس گوندل
پروفیسر شعبۂ اُردو زبان وادب
یونیورسٹی آف سرگودھا

ABSTRACT

This article consists on the curriculum services of John Shakespear. He was a prominent orientalist who never visited India but spent his whole life promoting the Urdu language. Apart form Grammar and Dictionary of Urdu language, two of his books, "An Introduction to Hindustani Language" and "Selections in Hindi" were written solely to fulfill curriculum requirements. A famous orientalist Garcin de,tassy taught his students "Selections in Hindi" for a long time in Europe. Selections in Hindi" was published in six editions while "Introduction to Hindustani language" was published only once. The first one is consists on Urdu translation of Khulasa-tu-Twareekh by Sher Ali Jaff ry (Afsos). Basically this is Urdu text for European learners who wanted command on Urdu language. And the second one is consists on Alphabets of Urdu, Persian and Nagri, it also have Grammar and Dictionary of Urdu. These volumes were extremely important at that time and this article provides a brief analysis and summary of these curriculum books of John Shakespeare.

Key Words: John Shakespeare, Orientalists, Addiscombe College, Curriculum Services, Analysis

جان شیکسپئر انیسویں صدی کا اہم زبان دان ہے۔ گارساں دتاسی کی طرح وہ کبھی ہندوستان تو نہیں آیا مگر عمر بھر اُردو کی خدمت کی۔ ہندوستان میں نو آبادیاتی نظام قائم ہوا تو اس کی پختگی کے لیے جن اداروں نے خاطر خواہ خدمات سرانجام دیں ان میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ اور ایڈسکومب کالج لندن زیادہ اہم ہیں۔ جان شیکسپئر ایڈس کومب کالج لندن میں ہندوستانی زبان کی تدریس پر مامور تھے۔

اٹھارویں صدی کے آخر تک انگریز مقامی زبانوں اور بہ طور خاص ہندوستان (اُردو) کو آلہ اقتدار اور ہندوستان کی تہذیب و تمدن کی حرکیات کو سمجھنے کے لیے ذریعہ تقویت کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ ولیم جونز (ایشیاٹک سوسائٹی بنگال) اور جان گلکرسٹ فورٹ ولیم کالج کی عملی اور تصنیفی کاوشیں اس پر گواہ ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

ہندوستان میں فورٹ ولیم کالج اور انگلستان میں ایڈس کومب کالج لندن دو ایسے ادارے تھے جو یورپی ملازمین کی لسانی تربیت کا کام کر رہے تھے۔ جان شیکسپیئر جب تک کام کر سکتے تھے تو ایڈس کومب کالج لندن میں اُردو کی تدریس و تالیف پر مامور رہے جب سبکدوش ہوئے تو ایک باغ خرید کر باقی زندگی پر سکون گزار دی۔

ہیڈلے کی قواعد اور گل کرسٹ کی لغت و قواعد جان شیکسپیئر سے پہلے تالیف ہو چکی تھیں لیکن انیسویں صدی کے عشرہ اوّل میں ناپید تھیں مزید برآں جان گلکرسٹ کی لغت انگریزی سے اردو زبان میں تھی۔ کپتان جوزف ٹائلر کی لغت ان کے ذاتی استعمال تک محدود رہی۔ اس طرح مغرب میں انیسویں صدی اور بہ طور خاص انگلستان میں اردو سے انگریزی زبان میں لکھی گئی لغت کا کوئی نمونہ موجود نہیں تھا۔ جان شیکسپیئر کی لغت نے اس ضرورت کو پورا کیا۔ ہیڈلے کی قواعد بھی کامیاب تھی مگر اس میں صرف کا حصہ ناکافی تھا۔ گلکرسٹ کی قواعد قدرے بہتر قواعد تھی لیکن اس کی مثالوں میں اساتذہ کا کلام غیر متوازن انداز میں بھرا ہوا تھا۔ مزید برآں شمالی و جنوبی قواعدی اختلاف کی نشاندہی بھی نہیں ہے۔

اس پس منظر میں جان شیکسپیئر کی قواعد کا پہلا ایڈیشن 1813ء اور لغت کا پہلا ایڈیشن 1817ء میں آیا۔ بعد ازاں ان کے کئی نظر ثانی شدہ ایڈیشن بھی منظر عام پر آئے۔ ان کا ایک بڑا کام دکنی زبان کی قواعد کی تالیف ہے جو ان کی کتاب ''ہندوستانی زبان کی گرائمر'' کے چوتھے ایڈیشن میں شامل ہے۔ ان کی کتاب ''ہندوستانی زبان کا تعارف'' (An Introduction of Hindustani Language) اُردو کی ساخت، مزاج اور افادیت کے حوالے سے ایک اہم کتاب ہے۔ ''منتخباتِ ہندی'' (Selections in Hindi) چھوٹی چھوٹی حکایتوں اور اقتباسات پر مشتمل ہے جنھیں اُردو نسخ اور دیوناگری رسم الخط میں لکھا گیا ہے اور ان کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ کتاب یورپیوں کی لسانی پالیسی کی بنیادی ضرورتوں کی عکاس ہے اس کے مشمولات ہندوستان کے مختلف طبقات کی ذہنی ساخت، تہذیبی ترجیحات، سماجی رویہ جات اور رہن سہن کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بنیادی اقتصادی ڈھانچے کو سمجھنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ یہ آخری دونوں کتب مصنف نے خالص نصابی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے تالیف کیں اور پرانے زمانے میں بہت کارآمد تھیں۔ برصغیر میں نوآبادیاتی عہد میں مقامی اداروں میں جو سلیبس پڑھایا جاتا رہا اس پر ڈاکٹر ناصر عباس نیئر کی کتاب ''ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری (نوآبادیاتی عہد کے اردو نصابات کا مابعد نوآبادیاتی مطالعہ)'' سنگِ میل پبلی کیشنز سے 2014ء میں شائع ہوئی۔ یہ ان کا پوسٹ ڈاکٹریٹ کا مقالہ تھا۔ یہاں ہم جان شیکسپیئر کی نصابی خدمات کا جائزہ لیں گے۔

مستشرقین کی خدمات کو دیکھا جائے تو ان کی تالیفات کا پہلا مقصد تو نصابی ضروریات کو پورا کرنا ہی تھا کہ انگریزوں کو ہندوستانی سیکھنے کے لیے نصاب پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہیڈلے کی کتاب بھی اسی مقصد کو پورا کرتی تھی مگر جن کتب کو باقاعدہ طور پر کالجز میں نصاب کے طور پر پڑھایا گیا ان میں جان شیکسپیئر کے 'انتخابات' بہت سالوں تک اہم رہے۔

فرانسیسی مستشرق گارساں دتاسی، شیکسپیئر کے شاگرد بھی تھے، انھوں نے اپنے خطبات میں لکھا کہ:

''میں اپنے درسوں کے دوران میں کئی سال تک ''ہندوستانی انتخابات'' پڑھاتا رہا ہوں یہ عمدہ انتخاب فاضل مسٹر شیکسپیئر کا کیا ہوا ہے اور اب تک ایسٹ انڈیا کمپنی کے کالجوں کے نصاب میں داخل تھا۔(1)

اب ہم جان شیکسپیئر کی نصابی کتب کا تعارف و تجزیہ پیش کرتے ہیں:

ہندوستانی زبان کا تعارف (An Introduction to Hindustani Language):

جان شیکسپیئر کی کتاب ہندوستانی زبان کا تعارف 1845ء میں شائع ہوئی۔ اس کے فروخت کار ڈبلیو۔ ایم۔ ایچ ایلن اینڈ کو ہیں۔ یہ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل اور آخر میں ضمیمہ ہے۔ پہلا حصہ قواعد کا ہے اور اس کے آٹھ آبواب ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

اس کے اشتہار میں مصنف نے یہ بتایا ہے کہ اس سے پہلے "ہندوستانی زبان کی قواعد "اور "ہندوستانی انگریزی ڈکشنری منظر عام پر آچکی ہیں۔ یہ دونوں کتابیں ہندوستان میں جو مسلمانوں کی بولی ہندوستانی کہلاتی تھی اس زبان سے متعلق ہیں۔ جب کہ ہندوستانی زبان کا تعارف میں ہندوستان کی دو اہم زبانوں فارسی اور دیونا گری کے قواعد اور حروف تہجی کو بیان کیا ہے۔

اس کے علاوہ اس کتاب کی ضرورت واہمیت کو واضح کرتے ہوئے مصنف نے کہا ہے کہ ہندوستان میں جا کر ملازمت کرنے والے انگریز امیدواروں میں یہ خیال احساس جرم کی طرح غالب آگیا ہے کہ ہندوستان جانے سے پہلے اس علاقے کی عام بولی جس کی وہاں ضرورت ہے اس کی جان پہچان ہو اور جو سٹاف منتخب ہو کر ہندوستان پہنچے وہ جاتے اپنے فرائض سنبھال لے ایسا نہ ہو کہ زبان سیکھنے میں بہت ساوقت ضائع ہو جائے۔(2)

اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے مصنف نے یہ کتاب ترتیب دی ہے اس سے پہلے ہندوستانی زبان کی گرامر اور لغت کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اور انتخابات کی دو جلدیں بھی شائع ہو چکی ہیں لیکن طلباء یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایک مختصر سی کتاب ہو جس میں اس زبان کے ضروری قواعد اور لغت اکٹھے ہوں۔ جس سے طالب علم خود بھی رہنمائی لے سکے۔ سو اس لیے یہ کتاب ترتیب دی گئی اور امید کی جاتی ہے کہ اس سے طلباء کو فائدہ ہوگا۔(3) یہ کتاب پانچ حصوں میں منقسم ہے۔

حصہ اول قواعد پر مشتمل ہے جس کے آٹھ ابواب ہیں۔

باب اول کے مندرجات درج ذیل ہیں:

ہندوستانی حروف تہجی اور الفاظ لکھنے لیے نسخ ٹائپ کا سہارا لیا گیا ہے ابتداً صرف فارسی حروف تہجی لیے گئے ہیں البتہ آگے چل کر ڈھ،ڈ،ڑ،بھ،پھ،تھ،ٹھ،چھ،کھ، گھ،مھ،نھ،لھ کو شامل کیا ہے، اس میں مصنف مقامی حروف تہجی کے ساتھ پھب،ٹھب،چھب،ذھب،ڈذھب،کھب،مھب،نھب کو بھی ملا دیتا ہے۔(4)

مصنف جستہ جستہ حروف تہجی کے نام اور قسمیں بیان کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اعراب یعنی مد حمزہ، جزم، تشدید وصل اور تنوین وغیرہ کا تعارف بھی کرواتا ہے۔ اس میں (وصل) ایک ایسی بحث ہے جو خالص عربی سے تعلق رکھتی ہے۔ جو مصنف کی کتاب ''ہندوستانی زبان کی گرامر'' میں بھی شامل ہے۔

پھر مصنف نے دیونا گری حروف تہجی اور ان کا تلفظ دیا ہے۔ مختصراً یہ کہا کہ یہ باب مختصر ہونے کے باوجود انتہائی معلوماتی اور جامع ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ:

> "The most common dialects of India, either that of Hindustan, proper, or that of Dakhan, are often found written in the Persian or Arabic characters, especially by the Musalman Population of the country; by Hindus, however, the Devnagri characters are adopted. Therefore made use of in each of those two system of writing claim the earliest attention of the learner.(5)

مصنف نے وضاحت کر دی ہے کہ ہندوستانی زبان لکھنے کے لیے دو رسم الخط استعمال کیے جاتے ہیں ایک فارسی جو مسلمانوں نے اپنایا ہوا ہے اور ہندوؤں نے دیونا گری رسم الخط اپنایا ہوا ہے۔ اس لیے مصنف نے دونوں زبانوں کے حروف تہجی الگ الگ درج کیے ہیں۔ اور ایسا اس عہد کی ضرورتوں کے مطابق کیا گیا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

باب دوم تقسیم الفاظ پر مشتمل ہے۔ مصنف نے الفاظ کو سات اقسام اسماءذات یاصفات، ضمائر، افعال، حروف ربط متعلقات فعل حروف وعطف اور ندائیہ وفجائیہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔(6)

تیسرا باب ضمائر کے بیان پر ہے۔ مصنف نے ضمائر کی تعریف نہیں کی بلکہ مندرجہ ذیل قسمیں بتائی ہیں۔

"Pronoun in Hindustani, may be personal demonstrative, common or reflective, interrogative, relative, corrective or indefinite". (7)

ضمیر کی پہلی قسم ضمیر شخصی ہے جو متکلم، حاضر اور غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جس کی صورتیں مصنف نے مندرجہ ذیل درج کی ہیں۔

ضمیر شخصی واحد متکلم مذکر میں، میرا، میرے، مجھ کو، مجھ سے جمع متکلم ہم، ہمارا، ہمارے، ہم کو، ہم سے ہیں۔

ضمیر حاضر واحد مذکر، تو، تیرا، تیرے، تجھ کو، تجھے، اے تو، تجھ سے اور جمع حاضر، تم تمہارا، تمہارے، تم کو اے تم، تم سے۔

ضمیر غائب واحد مذکر وہ، اس کا، اس کے، اس کو، اس سے جمع غائب وہ، ان کا، ان کے، ان کو، ان سے۔

ضمائر استفہامیہ میں مصنف نے کون، کس، کیا، کاہے، درج کی ہیں۔

ضمیر اضافت کی مثالیں میرے گھوڑے پر، اپنے دوست کے واسطے، مجھ غریب کا، درج کی ہیں۔

ضمیر موصولی میں جو، جون، درج کی ہیں۔

چوتھا باب فعل کی بابت ہے۔ مصنف نے فعل کی تعریف یوں کی ہے۔

"Verbs denote the motion or action intended in a sentence and admit of two principal divisions: verb transitive and intransitive. And transitive may be subdivided into active and passive".(8)

مصنف نے فعل کو متعدی اور غیر متعدی یعنی فعل لازم اور فعل ناقص میں تقسیم کیا ہے اور فعل متعدی کی مزید دو اقسام فعل معروف و مجہول بیان کی ہیں۔ فعل کی سادہ ترین شکل کو مادہ فعل کہا جاتا ہے اور مادہ فعل کے ساتھ (نا) کا اضافہ کرنے سے مصدر بنتا ہے۔

مادہ فعل کے ساتھ (اے)، (ی)، (یں)، (یاں) کا اضافہ کرنے سے فعل تمام بنتا ہے مثلاً بول سے بولی، بولے، بولیں، بولیاں۔

مادہ فعل کے ساتھ نا، نے، نی، کا اضافہ کرنے سے فعل ناتمام بنتا ہے مثلاً چاہ سے چاہنا، چاہتے، چاہتیں، چاہتیاں۔

مادہ فعل کے ساتھ کے، کر کے، کر کر لگانے سے ماضی معطوف بنتا ہے۔

ماضی مطلق فعل تمام ہی کو کہتے ہیں اور مصنف نے حال مطلق کو فعل ناتمام کہا ہے۔

مستقبل مطلق یا مضارع اور پھر فعل امر کو بیان کیا ہے۔ فعل لازم سے فعل متعدی کی مثالیں مصنف نے دی ہیں اور فعل متعدی سے فعل سببی کی مثالیں دی ہیں، جل سے جلنا، جلوانا، بول سے بلا، بلوا، کھا سے کھلا، کھلوا، پی سے پلا، پلوا، دھو سے دھلا، دھلوا، نہا سے نہلا، نہلوا، سمجھ سے سمجھا، سمجھوا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

کتاب میں اگلی بحث فعل مرکب کی ہے۔ مصنف نے فعل مرکب کی بارہ قسمیں گنوائی ہیں۔(9)

عمومی مرکبات(Normal verbs):

پہلی قسم ان مرکبات کی ہے جو کسی اسم ذات یا اسم صفت کے ساتھ فعل کے ملانے سے بنتے ہیں۔ مثلاً غوطہ مارنا، گالی دینا، مول لینا۔

تشدیدی مرکبات (Intensive):

مادہ فعل کے ساتھ کسی دوسرے فعل کو لگا کر تاکید اور زور دینے والے مرکبات بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً مار ڈالنا، کھا جانا، ڈال دینا، کاٹ ڈالنا، گر پڑنا، توڑ ڈالنا، بول اٹھنا، آ جانا۔

استطاعتی(Potentials):

مادہ فعل کے ساتھ (سکنا) کا اضافہ کر کے صلاحیت ظاہر کرنے والے مرکبات بنائے جاتے ہیں. چل سکنا، کر سکنا، سو سکنا۔

تکمیلی(Completive):

مادہ فعل کے ساتھ (چکنا) کا اضافہ کرنے پر جو مرکبات بنتے ہیں وہ تکمیل کے معانی دیتے ہیں۔ مثلاً پی چکنا، کھا چکنا۔

آغاز کار(Inceptive):

مصدر کے ساتھ فعل (لگنا) کا اضافہ کرنے والے مرکبات کام کی ابتدا کرنے کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً پڑھنے لگا، سیکھنے لگا۔

اجازہ (Permissive):

تصریف شدہ مصدر کے ساتھ (دینا) کا اضافہ کرنے سے بننے والے مرکبات اجازت دینے کے معانی دیتے ہیں مثلاً جانے دینا، آنے دینا۔

قابلیتی(Acquisitive) :

مصدر کی تصریف شدہ صورت کے ساتھ فعل (پانا) کا اضافہ کرنے سے بننے والے مرکبات کو حاصل کر لینے کے معانی دیتے ہیں مثلاً آنے پانا، جانے پانا۔

طلب یا خواہش کے لیے(Desirative, Resuestive, Proximative):

فعل کے ساتھ (چاہنا) کا اضافہ کرنے سے بننے والے مرکبات خواہش کرنے کے معانی دیتے ہیں۔ مثلاً جایا چاہتا ہے، جایا چاہتی ہے۔

تکراری(Frequntative):

فعل کے ساتھ (کرنا) کا اضافہ کرنے سے بننے والے مرکبات تکرار کے معانی دیتے ہیں مثلاً آیا کرنا، جایا کرنا۔

استمراری(Continuative):

فعل حال کے ساتھ (جانا) اور (اپنا) کا اضافہ کرنے سے بننے والے مرکبات جاری رہنے کے معانی دیتے ہیں۔ مثلاً جاتا رہا، روتی جاتی ہے۔ پڑھتے رہتے ہیں۔

حالیہ(Statistical):

فعل کے ساتھ فعل ناتمام لگانے سے کام کے جاری رہنے کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً گاتی آتی ہے، روتے دوڑتا ہے۔

اس کے بعد فعل مشتق حاصل کرنے کا طریقہ اور فعل مجہول بنانے کا طریقہ درج کیا ہے۔اس کے بعد مصنف نے امدادی افعال کا فعل کے ساتھ آکر زمانے کو ظاہر کرنا بیان کیا ہے۔

باب ششم: چھٹا باب غیر متصرف حروف کے بارے میں ہے مصنف لکھتے ہیں کہ غیر متصرف حروف میں حروف جار ما قبل، جار مابعد متعلقات، فعل حروف ربط اور ندائیہ وفجائیہ شامل ہیں۔(10)

مولوی عبدالحق نے لکھا ہے کہ:

> "حروف وہ غیر مستقل الفاظ ہیں جو تنہا بولنے یا لکھنے میں کوئی خاص معانی پیدا نہیں کرتے جب تک کہ کسی جملے میں یا دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال نہ ہوں جیسے کو تک، جب وغیرہ ۔اردو میں ان کی چار قسمیں ہیں (1)ربط،(2) عطف،(3)تخصیص،(4)فجائیہ"۔(11)

مصنف نے حروف جار کی دو قسمیں درج کی ہیں۔کچھ ایسے ہوتے ہیں جن سے پہلے (کے)آتا ہے اور کچھ ایسے ہیں جن سے پہلے(کی) آتا ہے۔

تئیں، پاس، نزدیک، ساتھ آگے سامنے، اندر، بیچ ، باہر، پیچھے ،اوپر، نیچے، تلے، پار، سوا، مارے، لیے ،واسطے، سبب، باعث، موجب، عوض، بدل، برابر، موافق، مطابق مقابل، کہاں، آس پاس، ساتھ، قابل، لائق، بھاویں، یہ سب وہ حروف جار ہیں جن سے پہلے(کے)آتا ہے۔

طرف، طرح، خاطر، نسبت، بابت، معرفت وہ حروف ہیں جن سے پہلے کی آتا ہے۔

کچھ حروف جار ایسے ہیں جو عربی وفارسی سے لیے ہیں مثلاً از، ازراہ، بد، بے بدون، برائے، بعد، بن، بنا، در، درمیان، سوا علیٰ، عن، مع، بمع اور جن۔

متعلقات فعل:

متعلقات فعل کا استعمال زبان میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔یہی متعلقات فعل اکثر حروف جار (مابعد) کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔مؤلف نے متعلقات فعل کی تعریف وضع نہیں کی لہذا پلیٹس کی قواعد تعریف درج کی جاتی ہے۔

پلیٹس نے متعلقات فعل کی تعریف بھی کی ہے اور شیکسپیئر کے برعکس ان کی ذیلی درجہ بندی بھی کی ہے۔پلیٹس لکھتا ہے:

> “Adverbs are used to alify and Attribute as in other languages, they may be classified according to their origin. In the few adverbs which we purpose noticing we shall adopt both these principles of classification, giving the preference however to the latter, Persian and Arabic adverbs will, as far as possible, be kept distinct from these of the Hindi." (12)

باب ہشتم: آٹھواں باب "مشتقات" کے بارے میں ہے۔

اس میں سب سے پہلے مصنف نے صفات کے ساتھ (ا)، (ات)، (ایت)، (س)، (ن)، (ی)، (ای)، (پا)، (پن)، (پنا)، (تا)، (تی)، (گی) اور (ہٹ) لگا کر اسم کیفیت حاصل کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ اور یہ مثالیں دی ہیں گرم سے گرما، بہت سے بہتات، میٹھا سے مٹھاس، اونچا سے اونچان، برا سے برائی چوکس سے چوکسائی ، بوڑھا سے بڑھاپا، موٹا سے موٹاپا، بیوا سے بیواپنا، کومل سے کوملتا، کم سے کمینگی، تازہ سے تازگی، کڑوا سے کرواہٹ۔

پلیٹس نے الفاظ کے اشتقاق کی بابت لکھا ہے کہ:

> "Derivative words may be classed under the two heads of primary and secondary formations, according as they are divided from verbal roots, or from nouns." (13)

مولوی عبدالحق نے مشتق کی تعریف یوں کی ہے کہ:

> "مشتق وہ ہے جو کسی دوسرے لفظ سے کسی قدر تغیر سے نکلا یا بنا ہو۔" (14)

شیکسپیئر نے تعریف نہیں کی بلکہ بنانے کا طریقہ درج کیا ہے۔

باب نہم: باب نہم نحو کے بیان پر مشتمل ہے۔ مصنف نے نحو کی تعریف یا وضاحت نہیں کی کہ نحو کے علم سے کیا مراد ہے۔ بلکہ جملے کی ساخت اور جملے میں کلمات کی ترتیب سے بات شروع کی ہے کہ:

> "The noun in the ginitive case commonly precedes that denoting its issue, attribute or appendage, as does the adjective in like manner its substantive. With these exceptions, and unless a conjunction occurs, a relative pronoun, an interjection or vocative, or some word which by way of especially pointing out or at emphasis takes the lead, the nominative case to the verb generally presents itself first in a sentence, nouns in the dative, accusative, and ablative cases if necessary, a participle of adverb may fellow almost promiscuously, but the verb commonly completes and finishes the whole." (15)

مصنف کا کہنا ہے کہ اسم جب حالت اضافی میں ہو تو وہ اپنے متعلقات کے ساتھ یوں آتا ہے جیسے صفت اپنے موصوف کے ساتھ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی عطف، ضمیر موصولہ ندائیہ وفجائیہ یا تذکیر کے لیے بولے جانے والے الفاظ ہوں تو فعل کی فاعلی حالت جملے کے پہلے حصے میں آتی ہے۔ اس کے بعد اسمِ اور متعلقات فعل

آتے ہیں اور آخر میں پھر فعل آتا ہے جس سے جملہ مکمل ہوتا ہے، مثلاً'' راجا کا بیٹا، برّہ کی پیڑ سے ایسا بیکل تھا کہ کھانا، پینا، سونا، راج کاج سب کچھ تج بیٹھا ''لیکن شاعری یا اعلیٰ پایہ کی نثر میں یوں ہوگا۔ چڑھی ہے سبھوں کو جوانی کی مے۔

یہاں مصنف نے کہا ہے کہ اگر اسم حالت اضافی میں ہو گا یعنی مضاف الیہ ہو گا تو اس کے بعد مضاف کا اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح صفت کے ساتھ موصوف کا الحاق ہوتا ہے۔ پہلے مضاف الیہ اور پھر مضاف آتا ہے۔ اور یہ تب تک ہوتا ہے جب تک کوئی حروف عطف یا ندائیہ نہ آجائے۔ اور فاعلی حالت میں اسم جملے کے شروع میں آتا ہے۔ اور مفعولی حالت یا مفعول بہ کی صورت میں یا مفعول معہ کی صورت میں یا حالیہ یا متعلق فعل ہوں تو یہ سب بے ترتیبی سے آتے ہیں۔

اس قانون کے تحت مصنف نے کئی قوانین کو اکٹھا کر دیا ہے اور اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اصطلاحات کو اور ان کے مفہوم کو پہلے سے سمجھتے ہوں مثلاً مضاف الیہ کے بعد مضاف کا آنا وہی سمجھ سکتا ہے جو مرکب اضافی کی بحث اچھی طرح جانتا ہو۔ مصنف نے حصہ صرف میں بھی یہ مختصر سی بحث کی ہے۔ اور کا، کے، کی کے حروف کے ساتھ اس کو بیان کر دیا ہے۔ یہی معاملہ صفت اور موصوف کا ہے اور ایسا ہی مرکبات ربطی کے ساتھ ہے۔

مصنف نے جو مثال دی ہے اس میں راجا کا بیٹا (فاعل ہے) برّہ کی پیڑ (مفعول منہ ہے) بے کل تھا (فعل ہے) ایسا (متعلق فعل ہے)، کہ (حرف جار ہے)، کھانا پینا سونا (مصادر ہیں اور مفعول ہیں)، راج کاج (اسماء ہیں اور یہ تابع موضوع ہیں اور مفعول بہ ہیں)، سب کچھ (حصر ہے)، تج بیٹھنا (محاورہ ہے اور فعل ماضی مطلق ہے)۔

وہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ کھانا پینا سونا اور راج کاج یہ سب آگے پیچھے آسکتے ہیں البتہ شاعری میں یہ پابندی نہیں کہ فاعل پہلے آئے۔ یہ در حقیقت مطابقت کی بحث ہے۔

حصہ دوم

یہاں سے کتاب کے حصہ دوم کا آغاز ہوتا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے انگریزی سے ہندوستانی میں ذخیرہ الفاظ دیا ہے۔ اس ذخیرہ الفاظ میں پہلے مصنف نے اسماء کا لغت دیا ہے جس کو مصنف نے بہت محنت سے تیار کیا ہے اور اس میں ہر قسم کے اسماء شامل ہیں۔

اب ہم شیکسپیئر کی کتاب میں درج ذخیرہ الفاظ کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس کے مندرجات درج ذیل ہیں:

جنتی اسما، جہنمی اسما، افسانوی یا فرضی چیزوں کے اسما، عناصر، آسمانی اشیا، ان کی علامت اور حلیہ، آگ سے متعلق اشیا، ہوا سے متعلق آشیا، پانی سے متعلق اشیا، زمین کی سطح سے متعلق ایشیا، دعائیں، درخت، جھاڑیاں، پودے، جڑی بوٹیاں، سبزیاں، پھول، پھل، بیج اور اجناس، جانوروں کی خوراک، کیڑے مکوڑے، مچھلیاں، پرندے، چمگادڑیں، آدمی، انسانی رشتے ناطے، جسم اور اس کے متعلقات، جسمانی بیماریاں اور عارضے، آدمی جو علاج کرنے کے شعبے میں کام کرتے ہیں، علاج کے ذرائع، ذہن اور اس کے متعلقات، اخلاقیات (اخلاقی اور غیر اخلاقی کام)، پیشے، مختلف پیشوں والے لوگ اور تجارت، کھانے پینے کی اشیا، مصالحہ جات، ملبوسات، عمارات، گھر میں استعمال ہونے والا فرنیچر، ملک اور ملکی مسائل، معاشرہ اور حکومت، جنگ اور فوج کے معاملات، بحری معاملات، وقت

ان تمام مندرجات کے بعد مصنف نے کچھ ضروری اسما الف بائی ترتیب سے درج کیے ہیں اور اس کے بعد بہت زیادہ استعمال ہونے والے افعال کو الف بائی ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا فہرست سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ مصنف نے ان تمام چیزوں کو اپنی کتاب میں تفصیل سے درج کیا ہے۔ اور ان تمام مندرجات کی ضرورت و اہمیت اس کتاب کے شروع میں دیے گئے اشتہار میں دی گئی ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

ہندوستان جاکر ملازمت کرنے والے انگریز امیدواروں اور سٹاف کو نہ صرف ہندوستانی زبان بلکہ وہاں کے لوگوں کے نام، چیزوں کے نام، ملبوسات ثقافت، اخلاقیات، پیشوں، حتیٰ کہ تمام سیاسی، سماجی، معاشرتی بحری اور فوجی معاملات کے متعلق تمام معلومات سے آگہی ضروری ہے۔ اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ ان تمام خاص و عام امور کو بیان کرنے کا مقصد انگریز امیدواروں کو تمام سرکاری و نجی مسائل کے متعلق معلومات میں اضافہ کرنا اور آگاہی فراہم کرنا ہے۔(16)

اسما کا یہ لغت تین سو نو(309) صفحات پر مشتمل ہے۔

طریقہ اندراج:

مصنف کا طریقہ اندراج یہ ہے کہ پہلے انگریزی میں بنیادی لفظ درج کیا ہے اور پھر اس کے انگریزی معانی و مترادفات درج کیے ہیں۔ پھر اس لفظ کے جتنے بھی اردو معانی و مترادفات ہیں وہ درج کیے ہیں اور ان کے اندراج کے لیے اردو نسخ کا سہارا لیا ہے لیکن ان کا تلفظ رومن میں دیا ہے۔ مثال کے طور پر چند اندراجات درج کیے جاتے ہیں۔

- God, Deity, خداKhuda, پرمیسورPermeswer,اللہAllah
- Sky, Firmament, Atmosphere, آکاسakas, آسمانAsman, فلکFalak
- Fate, Desting,لکھا, Likha, قضا, Kaza,تقدیر, Takdir,قسمتKismat
- Fortune, Lot, نصیب, Nasib,بھاگ, Bhag, بخت, قسمت, Bakht
- Land, Ground, Soil, بھوم, bhum, مٹی, Mitti,زمین, Zamin, بوم, bum
- Loadstone, magnetسنگ مقناطیس, sang-i-miknatis, مقناطیس, miknatis, آھن ربا, Ahn-ruba, چمک, Chumbak, چمبک, Chammak

طریقہ اندراج اور مشمولات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے بہت محنت اور دلچسپی سے لغت کا یہ حصہ تیار کیا ہے۔ مگر کئی الفاظ ایسے بھی ہیں جن کا انگریزی سے اردو معانی درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ مثلاً Rainbowکے اردو معانی قوس قزح درج کیے ہیں لیکن دھنک درج نہیں کیا۔ اسی طرح کیلے کو Plantin Fruit لکھا ہے مگر اس کا انگلش نام Bananaنہیں لکھا۔

یہ وہ اسما تھے جن کی گروہ بندی کی گئی تھی ان کے بعد مصنف نے کچھ اسماء جو ضروری ہیں ان کی فہرست دی ہے جس کا عنوان "other useful nouns" ہے۔

منتخباتِ ہندی(Selections in Hindi):

"منتخباتِ ہندی" دراصل ہندوستانی زبان کی بہترین نثری کتاب سے انتخاب کیے گئے متن پر مشتمل ہے۔ مصنف نے یہ کتاب درسی ضروریات کو مد نظر رکھ کر ہی ترتیب دی تھی سو یورپ میں کئی سالوں تک یہ شاملِ نصاب رہی۔ انگریز طلباء جب ہندوستانی زبان اس قدر سیکھ لیتے کہ لکھے گئے متن کو پڑھ سکیں تو انھیں مطالعہ کے لیے کسی کتاب

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

کی ضرورت ہوتی تھی۔مصنف نے اس کمی کو پورا کرنے کے لیے یہ کتاب تالیف کی اور ساتھ یہ نکتہ نظر بھی سامنے رکھا کہ جو متن انتخاب کیا جائے وہ ایسا ہو کہ اس سے زبان سیکھ کر ہندوستان جاکر انتظامی امور سنبھالنے والے افسران کو پہلے سے ہی ہندوستان کی تہذیب و ثقافت کا اندازہ ہو۔سو مصنف نے جو انتخابات کیے وہ شیر علی افسوس کی کتاب آرائش محفل سے کیے جس میں ہندوستان کے مختلف شہروں کا حال اور وہاں کا طرز بود و باش سب تفصیلاً درج تھا۔

یہ انتخابات دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔اور ان کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔گریرسن نے اپنے سروے میں اس کے چھ ایڈیشن بتائے ہیں گریرسن نے لکھا ہے کہ

> "Muntakhibat-i-Hindi, selections in Hindustani, with a verbal translation and Grammatical analysis of some part by John Shakespear into 2 volumes:
>
> 1st edition London 1817 - 1818
>
> 2nd edition London 1824-1825
>
> 4th edition London (vol-II) 1844
>
> 6th edition London (vol-1) 1852.(17)"

گریرسن نے چھ ایڈیشن چھپنے کی اطلاع تو دی ہے مگر اسے تیسرا اور پانچواں ایڈیشن نہیں مل سکا۔جب کہ چوتھے اور چھٹے ایڈیشن کی بھی ایک ایک جلد ہی ملی۔

ہمارے پاس بھی ان انتخابات کے تین ایڈیشن ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- منتخبات ہندی ، جلد اول 1817ء
- منتخبات ہندی ، جلد دوم 1825ء
- منتخبات ہندی ، جلد اول 1834ء

یہ بالترتیب پہلا، دوسرا اور تیسرا ایڈیشن ہے۔اب ان تینوں کا مختصر تعارف و تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔

منتخباتِ ہندی ، جلد اول 1817ء

منتخباتِ ہندی (جلد اول) دو حصوں پر مشتمل ہے۔اردو حصہ کتاب میں دائیں سے بائیں اور انگریزی حصہ بائیں سے دائیں ہے۔دونوں طرف الگ الگ سرورق دیے گئے ہیں۔اردو حصے کے سرورق پر کتاب کا نام اور مصنف کا نام یوں لکھا ہوا ہے:

> "منتخبات، ہندی، ہندی زبان کے طالب علموں کے واسطے انتخاب کیا ہوا، جان شیکسپیئر کا"۔(18)

اس کتاب کا اردو حصہ روز مرہ کی گفتگو کے لیے استعمال ہونے والے چھوٹے چھوٹے مکالمات سے شروع ہوتا ہے۔یہ مکالمات تین موضوعات پر کی گئی گفتگو سے متعلق ہیں۔پہلا مکالمہ کسی سے ملاقات ہونے پر ہے۔مصنف نے لکھا ہے کہ کسی سے ملنے پر ہندوستان میں (السلام علیکم) یا (سلام) کہا جاتا ہے۔یا بندگی عرض کرتا ہوں کہا جاتا ہے اور جواب میں وعلیکم السلام یا صاحب سلامت یا میری بھی بندگی پہنچے یا حضرت سلامت بندگی کہا جاتا ہے۔اور رخصت ہوتے وقت خدا حافظ یا پھر سے (السلام علیکم) کہا

جاتا ہے۔یہاں مصنف نے خصوصی نوٹ لکھا ہے:

"The following salutations and addresses are in the dialect of the Muhamamadan native of India, and are generally such as equals use to each other: but in addressing a superior, the inferior commonly puts his hand to his head and bows without speaking, and the superior bows without speaking in return".(19)

اس نے کہا کہ برابر کی حیثیت رکھنے والے دولوگوں کی ملاقات میں درج مکالمہ میں دی گئی گفتگو ہوئی ہے مگر جب ایک صاحب حیثیت اورایک معمولی شخص کی گفتگو ہوتو اوپر والا مکالمہ نہیں ہوتا بلکہ معمولی شخص اپنا ہاتھ صاحب حیثیت کے سر پر رکھ کر جھکتا ہے اور منہ سے کچھ نہیں بولتا جواباًصاحب حیثیت بھی کچھ بولے بنا اس کے سامنے جھک جاتا ہے۔

مصنف نے ان معلومات کو برعکس کر دیا ہے اصل میں صاحب حیثیت، معمولی شخص کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے اور معمولی حیثیت والا شخص جواباًاس کے سامنے جھک جاتا ہے۔

اگلا مکالمہ آقا اور نوکر کے درمیان گفتگو ہے۔اور اس مکالمے کے جملے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مصنف کے سامنے یہ نکتہ تھا کہ انگریز افسران ہندوستانی نوکروں سے کس طرح کام لیں گے اس مکالمے میں چھوٹے چھوٹے احکامات جو افسر اپنے نوکر کو دیتا ہے۔کچھ یوں ہیں کہ:

میرے کپڑے لاؤ، میرے جوتے کہاں ہیں؟ میری جرابیں لاؤ، نائی آیا ہے؟ تم نے مجھے سویرے کیوں نہ جگایا؟ میرے واسطے مسواک اور منجن لاؤ، صابن لاؤ، میری ٹوپی لاؤ، میری پالکی تیار کرو، پالکی کو اچھی طرح جھاڑو، دربان دروازہ کھولو، بارلو صاحب کے گھر کی طرف چلو، شراب اور پانی لاؤ، میرے لیے میوہ لاؤ وغیرہ۔

یہ مکالمہ خاصا طویل ہے اس سے جستہ جستہ جملے نقل کیے ہیں۔

آخری مکالمہ منشی صاحب اور شاگرد کے درمیان ہے۔ جس میں اس زبان کی قواعد سکھائی گئی ہے۔ یہاں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مصنف نے وہی موضوعات لیے جو زبان سیکھنے والوں کے لیے فائدہ مند تھے۔ان مکالمات کے بعد مصنف نے چھوٹی چھوٹی حکایات اردو نسخ میں درج کی ہیں۔

یہ کل چوہتر (74) حکایات ہیں یہاں پر اردو حصہ مکمل ہوتا ہے اور یہیں انگریزی حصے کا خاتمہ ہے کیونکہ وہ بائیں سے دائیں ہے۔ انگریزی حصے کی طرف بھی سرورق دیا گیا ہے جو انگریزی زبان میں ہے اور اردو سرورق کی طرح اس پر بھی مصنف کا نام، کتاب کا نام اور پبلشرز کا نام وپتہ اور سن اشاعت درج ہیں۔ سرورق کے بعد دیباچہ ہے۔ دیباچے میں مصنف نے سب سے پہلے کتاب کی وجہ تالیف کو بیان کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہندوستانی زبان سیکھنے والے انگریز طلبا صرف زبانی تعلیم سے اس قابل نہیں ہوسکتے کہ وہ ہندوستانی زبان کی مطبوعہ غیر مطبوعہ تحریروں کا مطالعہ کر سکیں۔

طلبا کو مطالعہ میں رواں کرنے کے لیے ہندوستانی متن کی ضرورت تھی اور یہ انتخابات اسی کمی کو پورا کرتے ہیں۔(20)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

مصنف نے ایک وجہ یہ بھی بتائی کہ ہندوستان کی تہذیب وثقافت انگلستان سے بہت مختلف ہے اس لیے انگریز افسران کے وہاں پہنچنے سے پہلے ان کا وہاں کے ماحول سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد مصنف نے بتایا ہے کہ اس کتاب میں قرأت، ترجمہ اور قواعدی تجزیہ شامل ہے۔ عربی اور ناگری حروف بھی حسب ضرورت لکھے گئے ہیں۔ جہاں تلفظ کو واضح کرنے کی ضرورت تھی وہاں اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کتاب میں شامل حکایات کا قواعدی تجزیہ میں نے اپنی قواعد کی کتاب میں درج اصولوں کے مطابق کیا ہے۔(21)

دیباچے کے بعد اردو حصے میں درج حکایتوں کا انگریزی میں لفظی ترجمہ اور بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے اور آخر میں ہر حکایت کا قواعدی تجزیہ کیا گیا ہے۔

منتخبات ہندی ، جلد دوم 1825ء

دستیاب شدہ جلد دوم اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جو 1825ء میں کاکس اینڈ بیلس لندن میں شائع ہوا۔ اس کے بھی دونوں طرف سرورق ہے مگر جلد اول کے برعکس اس کا اردو سرورق بائیں طرف اور انگریزی سرورق دائیں طرف دیا گیا ہے۔ دونوں سرورق جلد اول کے سرورق ہی کی طرز پر ہیں۔ اس جلد میں انگریزی حصہ نہیں مگر انگریزی سرورق کے بعد مختصر دیباچہ انگریزی زبان میں ہی موجود ہے جس میں مصنف نے صرف یہ بتایا کہ یہ انتخابات شیر علی افسوس کی کتاب "آرائش محفل" سے کیے گئے ہیں۔ جو ''خلاصۃ التواریخ ''پر مشتمل ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ ''آرائش محفل''اور ''خلاصۃ التواریخ میں''شہروں کا احوال مختلف ہے اس لیے میں نے ''خلاصۃ التواریخ ''کے مطابق لکھا ہے۔''(22)

شیر علی افسوس کی کتاب چونکہ فارسی ''خلاصۃ التواریخ''کا اردو ترجمہ ہے تو اس میں ناموں کا مختلف ہونا اچنبھے کی بات نہیں ہے یہ کتاب پہلی بار فورٹ ولیم کالج سے شائع ہوئی اس میں جو معلومات "خلاصۃ التواریخ" سے مختلف ہیں ان کی وجہ مصنف نے اپنی کتاب کے دیباچے میں بیان کر دی ہے۔ شیر علی افسوس لکھتے ہیں:

> ''خلاصۃ التواریخ کا ترجمہ نہیں کیا۔ ہاں مضمون اس کا اس زبان میں لکھا ہے اور کمی زیادتی جہاں موقع دیکھا ہے وہاں کی ہے لیکن صوبے اور سرکاری حالات میں اکثر اور قلعوں کے احوال میں کمتر، سبب اس تغیر و تبدل کا خواہ آبادی کی جہت سے ہوا۔ خواہ ویرانی و خرابی کے باعث اور بعضے شہر و قصبہ کا اسی نہج پر رہنے دیا۔ صیغے بھی عبارت میں حال ہی کے لکھے۔ مگر آمدنی ہر صوبے کی جو عالمگیر کے عہد میں تھی وہی لکھی۔ کیونکہ مطابق اس دور کے دریافت کر کے لکھنا محال تھا۔(23)

اس کتاب میں ہندوستان کے جن صوبوں کا احوال بیان ہوا ہے ان کے نام یہ ہیں:

کشمیر، گجرات، کابل شاہ، جہان آباد، اکبر آباد یا آگرہ، الہ آباد، اودھ، صوبہ بہار، صوبہ اڑیسہ، صوبہ لاہور، صوبہ ٹھٹھہ، صوبہ خاندیس، صوبہ بنگال عرف ڈھاکہ، اورنگ آباد، صوبہ ماکو، صوبہ دار الخیر اجمیر، صوبہ ملتان۔

اس کتاب کے 230 صفحات ہیں جن میں سے ان صوبوں کا احوال (196)صفحات پر مشتمل ہے۔ شیکسپیئر کے یہ انتخابات یورپ میں شامل درس رہے۔ گارساں دتاسی بھی کئی سال یہ انتخابات پڑھاتے رہے۔ (دیکھیے حوالہ نمبر 1)

منتخبات ہندی ، جلد اول، اشاعت سوم:

ان انتخابات کی تیسری اشاعت کی جلد اول بھی دستیاب ہے تیسرے ایڈیشن میں مصنف نے بہت سی تبدیلیاں کی ہیں۔ تیسرا ایڈیشن 8 دسمبر 1834ء کو شائع ہوا اس کے شائع کرنے والے بھی J.L., Cox and Sons تھے۔ ابتدا میں تین صفحات کا دیباچہ ہے جس میں مصنف نے بتایا کہ یہ انتخابات بہت سے

مصنفین کی کتب سے کیے گئے ہیں لیکن زیادہ تر حصہ عربی رسم الخط میں لکھے ہندوستانی ادب کا ہے خصوصی طور پر شیر علی افسوس کی کتاب سے انتخاب کیا گیا ہے جس میں سائنس، مذہبی فرقے اور ہندوستانی اخلاقیات سبھی شامل ہے۔ زبان بھی عمدہ اور دلچسپ جب کہ معلومات بھی درست ہیں۔(24)

اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلی اشاعت کی طرح اردو حصہ دائیں سے بائیں جب کہ انگریزی حصہ بائیں سے دائیں ہے اور دونوں طرف الگ سرورق موجود ہے۔ سرورق پر سابقہ طباعتوں کی طرح مصنف کا نام، کتاب کا نام پبلشر کا نام اور سن اشاعت درج ہے۔(25)

تیسرے ایڈیشن میں حکایات پہلے اور مکالمات بعد میں درج ہیں اردو حصہ (150) صفحات پر مشتمل ہے اور ابتدائی ( )42 صفحات پر چھبیس (26) حکایات درج ہیں پھر مکالمات ہیں جن کا ذکر اشاعت اول کی ذیل میں ہو چکا ہے۔ اس میں اشاعت اول کے برعکس طریقہ کار ہے۔ اس ایڈیشن میں مصنف نے جلد اول میں بھی "شیر علی افسوس" کی کتاب "آرائش محفل "سے انتخاب کیا ہے جس کے عنوانات مندرجہ ذیل ہیں۔

یہ چند سطریں مملکتِ ہندوستان کی تعریف میں چند سطریں موسم بہار و برسات کی تعریف میں، چند سطریں میووں کے وصف میں، یہ چند سطریں پھولوں کی تعریف میں، چند سطریں اسپ کی تعریف میں، تعریف فیل، گینڈے کی صفت، ارنی بھینسے کے اوصاف میں، گجراتی بیل گاڑی وغیرہ کے اوصاف میں ، گھڑیال وغیرہ، کے ذکر میں، یہ چند سطریں علم اہل ہند کے بیان میں، چند سطریں سیرت میں ہندوستان کے فقیروں کی اور بیان میں ان کے گروہوں کی ، چند سطریں سپاہ کی کیفیت میں عورتوں کے اوصاف کے بیان میں ، بیان کیفیت بلاد ہند کا۔

ان تمام انتخابات میں مصنف نے اسی نکتے کو سامنے رکھا کہ ان کو پڑھنے والے طلباء ہندوستان جانے سے قبل وہاں کے طرز معاشرت اور حالات سے بخوبی آگاہ ہوں۔

ان انتخابات کے بعد مصنف نے انگریزی ناول "The vicar of wake field" کا اردو ترجمہ دیا ہے۔ یہ ترجمہ "میر حسن میر لندنی" کا کیا ہوا ہے۔ یہاں پر اردو حصہ ختم ہوتا ہے۔

انگریزی حصے میں مصنف نے اردو حصے والی حکایات کا لفظی ترجمہ اور بامحاورہ ترجمہ دیا ہے اور ان کا قواعدی تجزیہ کیا ہے۔ مصنف کے یہ انتخابات اس دور کی ضرورتوں کے مطابق ترتیب دیے گئے تھے۔ ان کے چھ ایڈیشن شائع ہوئے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ انتخابات مشہور ہوئے۔

حوالہ جات

1۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور (مؤلفہ)، گار ساں دتاسی اور اس کے ہم عصر بہی خواہانِ اردو، (حیدر آباد (دکن): اعظم اسٹیم پریس، طبع ثانی 1941ء)، ص50

2۔ جان شیکسپیئر (مؤلفہ)، ہندوستانی زبان کا تعارف (لندن: ڈبلیو ایچ ایم ایلن اینڈ کو، 1845ء)، ص1

3۔ ایضاً، ص4

4۔ ایضاً، ص1

5۔ ایضاً، ص10

6۔ ایضاً، ص11

7۔ ایضاً، ص13

8۔ ایضاً، ص30

9۔ ایضاً، ص40تا42

10۔ ایضاً، ص82

11۔ مولوی عبدالحق (مؤلفہ)، قواعدِ اردو (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، 2007ء)، ص120

12۔ جان ٹی پلیٹس، کلاسیکی ہندوستانی اور اردو زبان کی گرامر (لندن: سمپسن لو مارٹن اینڈ کمپنی، لندن، 1884ء)، ص181

13۔ ایضاً، ص203

14۔ مولوی عبدالحق (مؤلفہ)، قواعدِ اردو، ص127

15۔ جان شیکسپیئر (مؤلفہ)، ہندوستانی زبان کا تعارف، ص76

16۔ ایضاً، دیباچہ (اشتہار)

17۔ گریرسن، لنگوسٹک سروے آف انڈیا، جلد نہم، پارٹ I (کلکتہ: سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹ انڈیا، 1901)، ص75

18۔ جان شیکسپیئر، منتخباتِ ہندی جلد اول، (لندن: جے ایل کاکس اینڈ سنز، 1817ء)، ص1

19۔ ایضاً

20۔ ایضاً

21۔ ایضاً

22۔ جان شیکسپیئر، منتخباتِ ہندی جلد دوم (لندن: کاکس اینڈ بیلس، 1828)، ص1

23۔ شیر علی جعفری بہ افسوس مرحوم، آرائشِ محفل (دہلی: انجمن ترقی اردو، ہند، 1945ء)، ص6

24۔ جان شیکسپیئر، منتخباتِ ہندی، جلد اول (اشاعتِ سوم) (لندن: جے ایل کاکس اینڈ بیلس، 1834ء)، دیباچہ، ص 1

25۔ ایضاً، ص 2

REFERENCES

1. Mohay-ud-Din Qadri Zor, Dr, Garcin De,tassy aur us kay Humasar bahi Khawan-e-Urdu (Haider Abad, Dekan: Azam Steam Press, 2nd Edition, 1041), P.50
2. John Shakespear, An Introduction to Hindustani Language (London: W.H.M. Allen and Co, 1945), p.50
3. Ibid, p.4
4. Ibid, p.1
5. Ibid, p. 10
6. Ibid, p.11
7. Ibid, p.13
8. Ibid, p.30
9. Ibid, pp 40 to 42
10. Ibid, p82
11. Moulvi Abdul Haq, Qawad-e-Urdu (New Delhi: Anjamun-e-Traqi-e-Urdu Hindi, 2007), p.120
12. John T. Platts, A Dictionary of Classical Hindi and Urdu (London: Sampson Low Martyan and Company, 1884), p. 181
13. Ibid, p.2103
14. Moulvi Abdul Haq, Qawad-e-Urdu, p.127
15. John Shakespear, An Introduction to Hindustani Language, p. 16
16. Ibid (Preface)
17. Grarrison, Linguistic Survey of India, Vol. 9 (Part 1) (Calcutta(India): Suprentendant Govt. Print, 1916), p.76

18. John Shakespear, Selections in Hindi, Vol. 1 (London: J.L.Cox and Sons, 1817), p.1
19. Ibid
20. Ibid
21. Ibid
22. John Shakespear, Selections in Hindi, Vol. 2 (London: J.L.Cox and Sons, 1828), p.1
23. Sher Ali Jaffrey Afsos (Late), Araish-e-Mehfil (Dehli: Anjuman Taraqi-e-Urdu Hindi, 1945), p.6
24. John Shakespear, Selections in Hindi, Vol. 1, Third Edition (London: J. L. Cox and Bayliss, 1834), p.1
25. Ibid, p.2